Department of Islamic Studies 27/07/2021
M.A.Islamic Studies Semester I, Paper MIS-103
Topic: Sonane Nasaai ka Taaruf.
Dr.Mohd Akram Raza

سنن نسائی کا تعارف

امام ابو عبد الرحمن نسائی کی کتاب کو صحاحِ ستہ میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔

امام نسائی نے بھی شیخین کی طرح صرف صحیح الاسناد روایات کو لیا ہے اور نسائی شریف بخاری و مسلم دونوں کے طریقوں کو جامع ہے۔ تنقیدِ رجال اور صحتِ اسناد کے بارے میں نسائی کی شرائط شیخین سے بھی زیادہ سخت ہیں؛ اس لیے مغرب کے بعض محدثین صحیح بخاری پر سنن نسائی کی ترجیح کے قائل ہیں، حافظ سخاویؒ فرماتے ہیں:

"صرّح بعضُ المغاربة بتفضيل كتاب النسائی علی صحيح البخاری" (فتح المغيث ۱/۵۴، دار المنہاج، ریاض)

"بعض مغاربہ نے تصریح کی ہے کہ امام نسائی کی کتاب کو صحیح بخاری پر فضیلت حاصل ہے"۔

فتح المغیث کے محشی کے مطابق بعض المغاربۃ کا مصداق یونس بن عبد اللہ القاضی المعروف بابن الصغار ہیں۔

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں:

"هو أحذق بالحديث وعلله ورجاله من مسلم والترمذي وأبي داؤد، وهو جاء في مضمار البخاري وأبي زرعة" (سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۹۷)

"امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ترمذی کے مقابلے میں امام نسائی عللِ حدیث اور فنِ اسماء الرجال میں زیادہ ماہر تھے اور امام بخاری و ابو زرعہ کے ہم سر تھے۔"

امام نسائیؒ نے سب سے پہلے حدیث کی ایک ضخیم اور اہم کتاب "سنن کبریٰ" لکھی، اور اس کو امیرِ رملہ کی خدمت میں پیش کیا۔ امیر موصوف نے امام ممدوح سے دریافت کیا کہ اس میں جو کچھ ہے سب صحیح ہے؟ امام نے جواب دیا: نہیں۔ اس پر امیر نے فرمائش کی کہ میرے لیے صرف صحیح روایات کو جمع کر دیجیے، ان کی اس درخواست پر امام موصوف نے سنن

کبریٰ سے احادیث صحیحہ منتخب کی، اس کا خلاصہ تیار کیا جس کا نام ''مجتبیٰ'' رکھا۔ اسی کو سننِ صغریٰ کہا جاتا ہے اور آج کل سنن نسائی کے نام سے مشہور ہے۔ (بستان المحدثین / ۱۸۹)

اہم وضاحت

مذکورہ بالا بیان سے معلوم ہوا کہ خود امام نسائی نے مجتبیٰ یعنی سنن کبریٰ سے احادیث صحیحہ منتخب کر کے، ''مجتبیٰ'' یعنی سنن صغریٰ کو ترتیب دیا تھا جو آج کل سننِ نسائی کے نام سے داخلِ درس ہے؛ لیکن مشہور محقق مولانا عبد الرشید نعمانیؒ نے اس کو غلط قرار دیا ہے۔ ان کے بہ قول اختصار کا یہ عمل امام نسائی کے شاگرد حافظ ابو بکر ابن السنی کے ذریعہ انجام پایا ہے؛ چنانچہ مولانا فرماتے ہیں:

''یہ بھی واضح رہے کہ بالفعل جو کتاب ''سنن نسائی'' کے نام سے ہمارے یہاں داخلِ درس ہے، وہ دراصل امام موصوف کی تصنیف نہیں ہے؛ بلکہ ان کی کتاب کا اختصار ہے، جو ان کے نامور شاگرد حافظ ابو بکر ابن السنی کے قلم کا مرہون منت ہے۔ اس مختصر کا نام المجتبیٰ ہے اور اس کو سنن صغریٰ بھی کہا جاتا ہے'' (اس کے بعد مولانا نے امیر رملہ کی خدمت میں پیش کیے جانے کا واقعہ ذکر کر کے اس پر نقد کرتے ہوئے لکھا ہے): ''اس واقعہ کا ذکر علامہ ابن الاثیر نے جامع الاصول میں کیا ہے؛ لیکن یہ واقعہ سرے سے غلط ہے؛ چنانچہ حافظ ذہبیؒ نے سیر اعلام النبلاء میں امام نسائی کے ترجمہ میں تصریح کی ہے کہ ''ان ہذہ الروایۃ لم تصح بل المجتبیٰ اختصار ابن السنی تلمیذ النسائی'' (توضیح الأفکار ۱/۲۲۱) ''بے شبہ یہ روایت صحیح نہیں ہے؛ بلکہ مجتبیٰ، ابن السنی کا اختصار ہے جو نسائی کے شاگرد ہیں۔'' (امام ابن ماجہ اور علم حدیث، ص ۲۲۰)